محبوب کے ساتھ ہی جانا ہے، ماتھے پر تلک لگا کر۔

(۶) اے ماں! ایک جوگی آیا ہے جس نے ہمارے گھر کے سامنے دھونی دھمالی ہے۔ وہ ہیر سیال کو مانگتا ہے اور اس نے بھیس بھی بدلا ہوا ہے۔
میں نے اب محبوب کے ساتھ ہی جانا ہے، ماتھے پر تلک لگا کر۔

(۷) مجھے عزیز واقارب طعنے نہ دیں، جوگی کو تو یہاں قسمت لے کر آئی ہے۔ مجھ پر تو اللہ کی رحمت ہوگئی ہے کہ وہ جوگی بن کر آیا ہے۔
میں نے اب محبوب کے ساتھ ہی جانا ہے، ماتھے پر تلک لگا کر۔

(۸) وہ میرا چاند نہیں بلکہ کوئی اللہ کا نور ہے جس نے وحدانیت کی بانسری بجائی ہے۔ ہیر سیال کو اس نے بڑے طریقے سے موہ لیا ہے۔
میں نے اب محبوب کے ساتھ ہی جانا ہے، ماتھے پر تلک لگا کر۔

(۹) ۔ لاکھوں گئے اور ہزاروں آئے لیکن اس کا بھید کسی نے نہ پایا۔
وہ موسیٰؑ کو کوہ طور پر چڑھا کر باتیں کرتا ہے۔
میں نے اب محبوب کے ساتھ ہی جانا ہے، ماتھے پر تلک لگا کر۔

(۱۰) اس کا ہو کر رسول اللہ ﷺ کہلائے اور معراج میں براق کو منگوایا۔ جبرائیلؑ نے باگ پکڑ لی اور حوروں نے خوشی کے گیت گائے۔
میں نے اب محبوب کے ساتھ ہی جانا ہے، ماتھے پر تلک لگا کر۔

(۱۱) اس جوگی کے کام سنو کہ حسنؓ حسینؓ نبی ﷺ کے پیاروں کو جنگ میں پانی سے ترسا ترسا کر شہید کر دیا گیا۔
میں نے اب محبوب کے ساتھ ہی جانا ہے، ماتھے پر تلک لگا کر۔

(۱۲) اس جوگی کی کہانی سنو کہ سوہنی کو گہرے پانیوں میں غرق کر ڈالا۔ پھر سب کچھ لٹا کر مہینوال بھی اس سے آملا۔
میں نے اب محبوب کے ساتھ ہی جانا ہے، ماتھے پر تلک لگا کر۔

(۱۳) بڑے آرام سے کھیڑے ڈولی لے چلے جو کہ قدیمی دشمن ہیں۔ رانجھا بھی ان کے ساتھ ہے اور اس نے سر پر صندوق اٹھایا ہوا ہے۔
میں نے اب محبوب کے ساتھ جانا ہے، ماتھے پر تلک لگا کر۔

(۱۴) یہ جوگی نہیں، کوئی جادو سا یہ ہے۔ میرے ذوق نے مجھے بھر بھر کر پیالے پلائے ہیں۔ میں پی پی کر نہال ہوگئی ہوں اور میں نے جسم پر راکھ مل لی ہے۔ میں نے اب محبوب کے ساتھ ہی جانا ہے، ماتھے پر تلک لگا کر

(۱۵) جوگی کے ساتھ بحث و تکرار کرتے ہیں۔ قاضی یہ کیسے گھیرے ڈال بیٹھے ہیں؟
کیدو نے بھی بیچ میں جھگڑا ڈال دیا ہے اور بہتان سر پر تھوپ دیا ہے۔
میں نے اب محبوب کے ساتھ ہی جانا ہے، ماتھے پر تلک لگا کر۔

(۱۶) اے بلھے شاہ! میں تو جوگی کی ہو چکی ہوں۔ لوگوں کو تو کوئی خبر ہی نہیں۔ میں تو جوگی کا ہی مال ہوں۔ میں نے پانچوں[1] پیروں کو

---

1 (۱) حضرت بابا فرید گنج شکرؒ (۲) حضرت لعل شہباز قلندرؒ
(۳) حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانیؒ (۴) حضرت سید جلال الدین بخاریؒ
(۵) حضرت مخدوم جہانیاںؒ